اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۶۷	مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۲ء	یوم یکشنبہ	مطابق ۵ شعبان سنہ ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت مراجعت فرمائے دار الامان ہو گئے ہیں۔ حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندانِ نبوت میں بھی بفضلہٖ تعالےٰ ہر طرح خیریت ہے:۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ حضرت اقدس کے ہمراہ لاہور تشریف لے گئے تھے۔ آپ بھی یکم دسمبر واپس تشریف لے آئے ہیں:۔

جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں مقامی احباب نہایت مستعدی سے مصروفِ عمل ہیں:۔

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی تاکید

"حتے الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں۔ اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی۔ کہ خدائے تعالےٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا۔ کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہونگے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔"

(آسمانی فیصلہ)

اسلامی ممالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

خواتین عراق کی مؤتمر

بغداد سے ۲۱ - نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ اس ماہ کے آخری ہفتہ میں عراقی خواتین ایک عظیم الشان مؤتمر منعقد کر رہی ہیں - جس کی صدارت کے فرائض وزیر اعظم کی اہلیہ صاحبہ ادا کرینگی

عراق میں برطانیہ کا خرچ

بعض عربی جرائد نے انگلستان کے مشہور اخبار سنڈے ایکسپریس کے تراجم شائع کئے ہیں - جس میں یہ اخبار لکھتا ہے - کہ ہم نے سنہ ۱۹۲۱ء میں عراق کو ترکی کے قبضہ سے نکال کر اس کا داخلی انتظام اپنے ہاتھ میں لیا تھا - اور آج وہاں سے واپس آ رہے ہیں - یہ اس دس سال کے عرصہ میں ہم نے وہاں پانچ ہزار میل سڑکیں بنائیں - پٹرول کے ذریعہ آمدنی کو ترقی دی - روئی کی زراعت کا آغاز کیا - ریلوے لائن تعمیر کی - تار - ٹیلیفون - اور بے تار برقی کے مراکز قائم کئے - محکمہ عدل بنایا - پولیس ٹرینڈ کی - لشکر تیار کیا - اور سخت مالی مشکلات کے زمانہ میں ایک ارب پچاس کروڑ روپیہ خرچ کر کے واپس آ رہے ہیں ۔

نجد و حجاز کے مابین ڈاک کا انتظام

مکہ معظمہ کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ محکمہ ڈاک نے نجد کے پایۂ تخت ریاض میں ڈاک کی ترسیل کا انتظام کیا ہے - جو مہینہ میں دو بار بذریعہ موٹر جایا کرے گی ۔

قسطنطنیہ میں ایوان تجارت

معلوم ہوا ہے - کہ ترکی - البانیہ - یونان بلغاریہ اور یوگوسلافیہ نے بین الاقوامی ایوان تجارت مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے - جس کا ہیڈ آفس قسطنطنیہ میں ہو گا ۔

حکومت حجاز کی طرف سے ہندی شیخ المطوفین

ہندوستانی حجاج کی طرف سے مدت سے مطالبہ کیا جا رہا تھا - کہ ان کی سہولت کے لئے ایک ہندوستانی شیخ المطوفین مقرر کیا جائے چنانچہ اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے حکومت حجاز نے مولوی عبدالرحمن صاحب مظہر کو جو بھوپال کے ایک اہلحدیث خاندان سے ہیں - اس کام کے لئے مامور کیا ہے ۔

غرناطہ کی مسلم یونیورسٹی اور فرانس

غرناطہ میں ایک عظیم الشان مسلم یونیورسٹی قائم کرنے اور عربوں سے تعاون کرنے کے متعلق سپین میں زبردست تحریک کا اظہار قبل ازیں کیا جا چکا ہے - اب معلوم ہوا ہے - کہ فرانسیسی اخبارات اس تحریک کی مخالفت میں ایڑی - چوٹی کا زور لگا رہے ہیں - اور لکھ رہے ہیں - کہ موجودہ تہذیب اور اسلام کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے - لیکن سپین پر اس پروپیگنڈا کا کوئی اثر نہیں - اور سپین کی پارلیمنٹ نے اس یونیورسٹی کے قیام کی منظوری دیدی ہے

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ

کوئی عاشق ہے کسی کی خوبی گفتار کا
کوئی طالب ہے بتوں کا کوئی خواہاں مال کا
بادشاہِ حسن سے یہ لوگ غافل ہیں تمام
گر مجازی و حقیقی میں یہ کرتے امتیاز
لوگ خوبانِ جہاں کو دیکھ کر مبہوت ہیں
مہ جبینوں پر چھڑک کر ایک چھینٹا حسن کا
عارفانِ حق سمجھتے ہیں فقط اس راز کو
لعل و یاقوت و زمرد اور خورشید و قمر
نفس انسانی میں رکھے - اس نے اسرارِ جہاں
اُس کی باتوں کے فرشتے بھی نہیں ہیں رازدار
جس نے اپنے آپ کو سمجھا خدا کو پالیا
کس کی تیغِ ناز چمکی ہے کہ جس سے ہر طرف
عالمِ امکاں میں اے غافل بہت ہشیار رہ
کیوں نہ ہو مجھ کو بدی بغض اور نیکی سے پیار

کوئی متوالا بنا ہے ابروئے خمدار کا
ہے خدائے لم یزل محبوب اس نادار کا
قبلہ و کعبہ جو ہے ہر کافر و دیندار کا
پھر نہ ہوتا کوئی جھگڑا سُبحہ و زُنّار کا
حسن یہ بخشا ہوا ہے سب اسی سرکار کا
جائزہ اس نے لیا ہر غافل و ہشیار کا
یعنی جلوہ ہے حسینوں میں اسی اک یار کا
ہیں کرشمہ سب اسی کے حسن پُر انوار کا
تا بشر ظلِ ہو صفاتِ داورِ دادار کا
ناطقہ ہے بند اس جا ہر لبِ اظہار کا
خوب ہے یہ قولِ محکم احمدِ مختار کا
شور برپا ہو رہا ہے عاشقانِ زار کا
اک نگہباں ہے ترے ہر قول کا کردار کا
اُمتی ہوں میں جنابِ سیدِ ابرار کا

شمس کیوں شیدا نہ ہو تیرا مرے پیارے خدا
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

جلال الدین شمس
قادیان

کتب حضرت مسیح موعود کے امتحان کا التوا

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے "تحفہ گولڑویہ" اور "تذکرۃ الشہادتین" بطور نصاب مقرر کی گئی تھیں - ان دو کتابوں میں سے "تذکرۃ الشہادتین" عام طور پر مل جاتی ہے - لیکن "تحفہ گولڑویہ" نایاب تھی - اور خیال تھا کہ عنقریب شائع ہو جائے گی - مگر اس کے شائع ہونے میں غیر معمولی تاخیر واقع ہو گئی - اور احباب کو امتحان کی تیاری کا موقعہ نہیں مل سکا - اس لئے امتحان ملتوی کیا جاتا ہے - امید کی جاتی ہے - کہ یہ کتاب چند دن تک تیار ہو جائیگی - اور پھر امتحان کے لئے جنوری یا فروری ۱۹۳۲ء کی کوئی تاریخ مقرر کر کے اعلان کیا جائے گا احباب مطلع رہیں ۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جامعہ احمدیہ کا تبلیغی وفد دہلی میں

دہلی یکم دسمبر سکرٹری وفد جامعہ احمدیہ قادیان بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں - کہ جامعہ احمدیہ قادیان کی ٹورنگ پارٹی بمبئی ایکسپریس سے ۲۹ - نومبر کی شب دہلی پہونچی برادران دہلی نے استقبال کیا - وفد نے فتح پوری سکول کا معائنہ کیا - اور مہتمم سے انتظامی امور کے متعلق گفتگو کی - دوپہر کے وقت اسمبلی کا اجلاس دیکھا - عربک کالج کی ٹیم سے کامیابی کے ساتھ والی بال کا میچ کھیلا - اور ہاکی ٹیم نے نئی دہلی پولیس ٹیم کو ایک دلچسپ میچ میں ایک گول سے شکست دی ۔

مقدمہ بہاولپور

بعض دوست مولانا جلال الدین صاحب شمس کے بیان مسمیٰ "مقدمہ بہاولپور" کی ایک کاپی بذریعہ وی - پی طلب کرتے ہیں جس پر ۲/ محصولڈاک لگتا ہے - اگر وہ زیادہ تعداد میں منگائیں - تو انہیں کافی رعایت ہو جائے - لیکن جو صرف ایک کاپی ہی منگانا چاہیں - وہ کتاب کی قیمت قسم اول ۸/ قسم دوم ۶/ کے ساتھ ۲/ محصولڈاک بھی بذریعہ ٹکٹ بھیجدیا کریں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

لکھنؤ میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا دوبارہ انعقاد

مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنیکی افسوسناک کوشش

شیخ عبدالمجید صاحب سندھی کا اعلان

نام نہاد اتحاد کانفرنس الہ آباد کے فیصلوں کو کامیاب بنانے اور مسلمانوں میں افتراق و انشقاق پیدا کرنے کے لئے شیخ عبدالمجید صاحب سندھی نے ایک تازہ اعلان کیا ہے جس میں لکھتے ہیں۔ کہ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد اور دیگر مسلم لیڈروں سے مشورہ کرنے کے بعد میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ ۱۰-۱۱ دسمبر کو لکھنؤ میں ایک آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں اتحاد کانفرنس الہ آباد کے فیصلوں پر غور و خوض کیا جائے گا۔ نیز مسلم اتحاد اور قومی تصفیہ کے لئے ایک آخری اور زبردست کوشش کی جائے گی:۔

اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے انہوں نے متعدد اسلامی انجمنوں کو دعوت دی ہے۔ اور تمام جماعتوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اسلام اور ہندوستان کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں ضرور شریک ہوں:۔

مجوزہ کانفرنس سے خطرہ

ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کس قدر قیمتی چیز ہے۔ بلکہ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ باہمی اتحاد نہایت ضروری چیز ہے۔ لیکن باوجود اس کے مجوزہ لکھنؤ کانفرنس کی حیثیت بالکل جداگانہ ہے اور ہمیں خطرہ ہے۔ کہ بجائے ہندو مسلم اتحاد پیدا کرنے کے اس کے ذریعہ مسلمانوں میں تفرقہ و انشقاق پیدا کر دیا جائے گا:۔

الہ آباد کانفرنس کی حیثیت

یہ حقیقت ہر شخص جانتا ہے۔ کہ الہ آباد میں گزشتہ دنوں جو ایک نام نہاد اتحاد کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ وہ ہرگز مسلمانوں کی نمائندہ کانفرنس نہیں تھی۔ بلکہ اس میں جس قدر بھی مسلمان لیڈر شریک ہوئے محض ذاتی حیثیت سے شامل ہوئے تھے۔ نہ کہ جماعتی رنگ میں۔

چنانچہ خلافت کمیٹی کے جو عہدیداران اس میں شریک تھے۔ ان میں سے کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ مجلس خلافت کی طرف سے نمائندگی کا پروانہ رکھتا تھا۔ اسی طرح جو لوگ آل انڈیا مسلم لیگ۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس۔ یا جمعیۃ العلماء ہند کی طرف سے شریک ہوئے وہ بھی محض انفرادی حیثیت رکھتے تھے۔ پس اتحاد کانفرنس الہ آباد مسلمانوں کی نمائندہ کانفرنس نہیں تھی۔ بلکہ صرف چند ہم خیال لوگوں کی ایک مجلس تھی۔ اور جبکہ الہ آباد کانفرنس کو مسلمانان ہند کی نمائندگی حاصل نہیں تھی۔ اور نہ اس میں شریک ہونے والے اصحاب کو متذکرہ الصدر متعدد اسلامی انجمنوں نے بطور نمائندہ بنا کر بھیجا۔ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایسی کانفرنس میں جو بھی فیصلے کئے گئے۔ خواہ وہ کس قدر بحث و تمحیص کے بعد طے ہوئے۔ سب رائگاں اور عبث تھے اور مسلمان بحیثیت جماعت انہیں تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ یہ کانفرنس الہ آباد میں ہوئی۔ اور کئی دن تک ہوتی رہی۔ خاتمہ پر اعلان کر دیا گیا۔ کہ ہندو مسلم سمجھوتہ ہو گیا۔ اور تمام مسائل باہمی تصفیہ سے طے پا چکے ہیں۔ اب کوئی مسئلہ تشنۂ تحقیق نہیں رہا:۔

ہندوؤں کی طرف سے انگلستان میں پروپیگنڈا

مسلم لیڈروں کی سادہ لوحی تو تھی ہی۔ کہ بغیر اس کے کہ مسلمانوں کے حقوق کا تصفیہ کرنے کے لئے انہیں اسلامی انجمنوں کی طرف سے نمائندہ بنا کر بھیجا جاتا۔ اور اس طرح ان کے فیصلوں کو وقعت ہوتی انہوں نے خود بخود ایک غیر دانشمندانہ فیصلہ کر کے شور مچا دیا۔ کہ مسلمانوں کے مطالبات منظور ہو گئے۔ مگر ہندوؤں کی حالت اس سے بھی زیادہ افسوسناک تھی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے ان تمام امور سے قطع نظر کرتے ہوئے جو اس کانفرنس کی اہمیت کو گرا رہے ہیں۔ لنڈن تار بھیج دیا۔ کہ چونکہ ہندو مسلم سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس لئے تمام انگلستان کے اخبارات میں پروپیگنڈا کیا جائے۔ کہ وزیر اعظم کا فرقہ وار فیصلہ ہندوستان میں مسترد کر دیا گیا ہے:۔

پنڈت مدن موہن مالویہ کا یہ فعل قطعاً قابل تحسین نہیں تھا۔ بلکہ ایک مکروہ سیاسی بددیانتی تھی۔ کیونکہ اول تو ان فیصلوں کے ساتھ جمہور مسلمان متفق نہیں تھے۔ بلکہ اگر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ کانفرنس میں شریک ہونے والے مسلم اکابر کو مسلمانوں کی نمائندگی حاصل تھی۔ تو جبکہ ابھی کانفرنس کے فیصلوں پر دستخط بھی ثبت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ ان فیصل شدہ امور پر ایک دفعہ پھر غور ہونا تھا۔ تو آخری مرحلہ آنے سے قبل ہی اس اعلان کا سوائے اس کے اور کچھ مطلب نہ تھا۔ کہ گول میز کانفرنس کی کارروائی میں رخنہ ڈالا جائے اور مسلمانوں کو شکست دینے کا از سر نو راستہ تیار کیا جائے:۔

الہ آباد سکیم کا متفقہ استرداد

مسلمان چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ہندوؤں کے سیم کش اور معاندانہ رویہ سے پوری طرح آگاہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے فوری طور پر ان امور پر غور کرنے کے لئے دہلی میں ۲۰ نومبر کو آل انڈیا مسلم کانفرنس مسلم لیگ۔ اور جمعیۃ العلماء کانپور کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ اور الہ آباد کانفرنس کی تجاویز کے متفقہ استرداد کا فیصلہ کیا گیا:۔

مسلمانوں کی ان تین مقتدر سیاسی جماعتوں کے فیصلہ کے بعد ہندو مہاسبھا نے بھی الہ آباد کی تجاویز کو مسترد کر دیا۔ اور مسٹر گوری شنکر مسرا سکرٹری آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے ایک بیان شائع کیا۔ جس میں لکھا۔ کہ الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں میں ہندو اقلیتوں کو مسلم اکثریت اور دوسری اقلیتوں کے مفاد کے لئے مجروح کر دیا گیا ہے۔ نیز پنڈت مدن موہن مالویہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ کہ کیوں انہوں نے لنڈن تار ارسال کیا ہے۔ کہ فرقہ وار تصفیہ ہو چکا ہے۔ حالانکہ ابھی تک معاہدہ کو اتحاد کانفرنس کی پوری سب کمیٹی نے بھی منظور نہیں کیا۔ غرض الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں کو اگر ایک طرف مسلمانوں کی مسلم کانفرنس مسلم لیگ۔ اور جمعیۃ العلماء کان پور نے مسترد کر دیا۔ تو دوسری طرف ہندو مہاسبھا نے بھی ان کے خلاف آواز بلند کی۔ اور اس طرح ثابت ہو گیا۔ کہ اس کانفرنس کے ذریعہ ہندو مسلم اتحاد کا جو ڈھونگ رچایا گیا تھا۔ وہ محض بے حقیقت۔ اور لاشئی تھا:۔

مغالطہ دہی کی کوشش

جب ان فیصلوں کا مکمل استرداد ہو گیا۔ تو الہ آباد کانفرنس کے حامی مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ یہ سب کچھ مسلمانوں کی طرف سے غلط فہمی کی بنا پر کیا گیا ہے۔ در اصل مسلم کانفرنس کی ۱۹۲۹ء کی قرارداد کے مطابق مسلمانوں کے تیرہ نکات کانفرنس میں منظور کئے جا چکے ہیں۔ اور اس طرح ایک مرتبہ پھر کوشش کی۔ کہ حقائق پر پردہ ڈالا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہوئی۔ اور مسلمانوں نے سمجھ لیا۔ کہ الہ آباد کانفرنس

کی تجاویز منظور کرنے سے اسلامی مطالبات پر نہایت خطرناک زد پڑتی ہے ؛

اس امر کے ثبوت میں کہ مسلم کانفرنس نے جو کچھ منظور کیا تھا۔ الہ آباد کانفرنس میں اسے کچل کر رکھ دیا گیا۔ سردست صرف چند باتیں پیش کی جاتی ہیں ؛

فیڈرل نظام حکومت

مسلم کانفرنس کی قرارداد کا سب سے پہلا فقرہ یہ تھا۔ کہ :۔ ہندوستان کی آئندہ حکومت کا دستور اساسی وفاقی یا فیڈرل ہو۔ جس میں صوبوں کو کامل اندرونی خودمختاری حاصل ہو۔ اور مرکزی حکومت صرف انہی امور میں مختار رہے۔ جو مشترک مفاد کے نقطۂ نگاہ سے اس کو عطا کئے جائیں۔ اس قرارداد کا صرف ایک ہی مفہوم تھا۔ اور وہ یہ کہ اختیارات کا حقیقی سرچشمہ مختلف صوبوں کو قرار دیا جائے۔ اور وہ جن امور کو ہندوستان کے مشترکہ مفاد کے لحاظ سے ضروری سمجھیں۔ مرکز کے حوالے کر دیں۔ اور مسلمانوں کا یہ مطالبہ اس لئے تھا۔ کہ جن جن صوبوں میں انہیں اکثریت حاصل ہے۔ اُن میں مرکز کی ہندو اکثریت کی مداخلت سے محفوظ ہو جائیں۔ مگر الہ آباد کی سکیم میں طرز حکومت کے وفاقی ہونے کے متعلق ایک حرف بھی موجود نہیں۔ اور باقی ماندہ اختیارات کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ مرکز اور صوبجات کے اختیارات کی ایک فہرست بنا دی جائے گی۔ اور جو امور باقی رہ جائیں گے۔ اُن کے متعلق وقت آنے پر غور کیا جائے گا۔ اگر ان کا صوبوں سے زیادہ تعلق ہوا۔ تو صوبوں کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ اور اگر مرکز سے زیادہ تعلق ہوا۔ تو انہیں مرکز کے حوالے کر دیا جائیگا۔ ظاہر ہے۔ کہ اس طرح فیصلے کا اختیار مرکز کو حاصل ہوگا۔ غرض الہ آباد کانفرنس نے کامل صوبجاتی خود اختیاری کی جڑ کو کاٹ دیا۔ جو مسلمانوں کا اصل اور پہلا مطالبہ تھا۔ اسی طرح یہ کہکر بھی فیڈرل نظام حکومت کی مخالفت کی گئی۔ کہ مختلف صوبوں کی اقلیتوں کے سیاسی اور دیگر حقوق کا تحفظ مرکزی حکومت کا کام ہوگا۔ اور اُس کے دائرۂ اختیار میں داخل ہوگا ؛

مسلمانوں کے بقیہ مطالبات کا حشر

مسلمانوں کا یہ بھی مطالبہ تھا۔ کہ مرکزی مجالس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی کسی حالت میں ⅓ سے کم نہ ہو۔ الہ آباد سکیم میں اسے کم کر کے ۳۲ فیصدی تناسب مسلمانوں کو مرکز میں دیا گیا ہے۔ پھر یہ بھی مطالبہ تھا۔ کہ مرکزی حکومت دستور اساسی میں بغیر ماتحت حکومتوں کی رضامندی کے کوئی ترمیم نہ کر سکے گی۔ مگر اسے مسترد کر دیا گیا۔ یہ بھی مطالبہ تھا۔ کہ وزارتوں میں خواہ وہ صوبہ کی ہوں یا مرکزی۔ مسلمان وزراء ضرور رہیں۔ اور کسی صورت میں ایک تہائی سے کم نہ ہوں۔ مگر اسے بھی نامنظور کر دیا گیا۔ یہ بھی مطالبہ تھا۔ کہ دستور اساسی میں اسی قسم کی کوئی تجویز ہونی چاہیئے۔ جس کے مطابق سرکاری ملازمتوں۔ اور مقامی اداروں میں مسلمانوں کو بھی قابلیت کا لحاظ رکھتے ہوئے کافی حصہ ملے۔ مگر اسے بھی مسترد کر کے۔ اور فوج و عدالت کی ملازمتوں میں سے ہر قسم کی فرقہ بندی کو اڑا کر باقی ملازمتوں کو ایک پبلک سروس کمیشن کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ جس میں جماعت بندی نہ ہوگی ؛

حیرت ناک امر

غرض الہ آباد کانفرنس کے فیصلے مسلمانوں کے مفاد کے صریح منافی ہیں۔ اور اب جبکہ مسلمانوں کی مقتدر سیاسی جماعتوں نے اس سکیم کو ناقابل قبول قرار دے کر کلیتہً مسترد کر دیا ہے۔ ہمیں تعجب اور حیرت ہے۔ کہ کیوں لکھنؤ میں ایک نئی کانفرنس کا آغاز کیا جا رہا ہے ؛

لکھنؤ کی اس کانفرنس کو بھی "آل پارٹیز مسلم کانفرنس" قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کی بھی وہی حقیقت ہے۔ جو اس سے پہلے الہ آباد اور لکھنؤ کانفرنس تھی۔ اسے آل پارٹیز مسلم کانفرنس کہنا دو اصل حقائق پر پردہ ڈالنے اور مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے مترادف ہے ؛

لکھنؤ کانفرنس سے ایک عظیم الشان خطرہ

مسلمانوں نے واضح اور کھلے الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے۔ وہ بارہا کہہ چکے ہیں۔ کہ الہ آباد کانفرنس کے فیصلے ہمیں منظور نہیں۔ لیگ۔ کانفرنس اور جمعیتہ العلماء کی متفقہ قراردادیں ثابت کر رہی ہیں۔ کہ مسلمان ان فیصلوں سے متفق نہیں۔ اسلامی جرائد نے کھول کھول کر یہ حقیقت بتا دی ہے۔ کہ مسلمانوں کے مسلمہ مطالبات کو منظور کئے بغیر ہندو مسلم اتحاد کا خواب دیکھنا محض سادہ لوحی اور حماقت ہے۔ گول میز کانفرنس کے مسلم مندوب اس امر کا اعلان کر چکے ہیں۔ ولایت کے اخبارات میں یہ امر بیان ہو چکا ہے۔ جب اس قدر بار بار ایک امر کو بیان کیا جا چکا ہے۔ تو شیخ عبدالمجید صاحب سندھی اور دیگر بعض مسلمانوں کا لکھنؤ میں ایک نئی کانفرنس بنانا سوائے اس کے اور کوئی مفہوم نہیں رکھتا۔ کہ نیشنلسٹوں۔ اور کفایت اللّٰہی جمعیتہ العلماء والوں کے ساتھ خلافت والوں کو بھی شامل کر کے مسلم کانفرنس۔ مسلم لیگ اور جمعیتہ العلماء کانپور کے خلاف معرکہ کارزار گرم کریں۔ اور یہ جس قدر افسوسناک فعل ہے۔ اُس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا ؛

مسلمانوں کو انتباہ

موجودہ حالات میں مسلمانوں کو اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ اور اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ ان میں افتراق و انشقاق پیدا نہ ہو۔ اور وہ ہندوؤں کے مکائد سے محفوظ رہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ان حالات سے آنکھیں موندتے ہوئے ایک نئی کانفرنس کی طرح ڈالی جا رہی ہے جس میں اگر الہ آباد کے فیصلوں کی تصدیق ہوئی۔ تو مسلمانوں میں فتنہ پیدا ہوگا اگر کچھ فیصلہ نہ ہو سکا۔ تو اوقات کا ضیاع ہوگا۔ اور اگر بات وہیں کی وہیں رہی۔ اگر کچھ ٹھہری۔ کہ پہلے مسلم مطالبات منظور ہوں۔ پھر ہندوؤں سے اتحاد کیا جا سکتا ہے۔ تو کیوں مسلمان ابھی سے ہوشیار نہیں ہو جاتے اور کیوں اس کانفرنس کے انعقاد کو ملتوی کر کے اپنی دانشمندی کا ثبوت بہم نہیں پہونچاتے ؛

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا اعتراف

گزشتہ دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ہماری جماعت نے جو یوم التبلیغ منایا تھا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس مستعدی اور سرگرمی سے احباب نے حصہ لیا۔ اس کا ایک مخالف شخص کے قلم سے ذکر سنئے "اہلحدیث" ۲۵ نومبر میں کوئی پروفیسر ابومسعود خان قمر بنارسی لکھتے ہیں :۔

"یہاں مسلمانوں میں بریلوی خیال کے مسلمان کثرت سے ہیں۔ قادیانی خیال کے صرف ایک۔ مرزا محمود صاحب کے حکم سے یوم تبلیغ مرزائی قادیانی صاحب تبلیغ کے لئے اُٹھے۔ عام مسلمانوں کے خوف سے جلسہ تو نہ کر سکے۔ اپنے ملاقاتیوں میں گھر گھر مرزائیت کی تبلیغ کرنے گئے۔ کسی نے سُنا کسی نے نہ سُنا۔ میرے غریب خانہ پر بھی تشریف لائے۔ اور مرزائیت کی تبلیغ کی۔ اور مجھے مشورہ دیا۔ کہ بعد نماز عشاء میں خدا سے راہ راست پانے کی دعا کروں"

اس کے بعد لکھتے ہیں :۔

"ہماری جماعت اہلحدیث کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور ان کی مستعدی و ہمت کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ تمام شہر میں تنہا ہے۔ مگر اپنے امیر کے حکم ماننے اور اپنے خیال کی تبلیغ کرنے میں بہت تیز۔ کسی بات کا خوف نہیں۔ کاش ہماری جماعت مذہب حقہ اہلحدیث کی تبلیغ میں ایسی ہی ہو جاتی۔ تو تمام تنزل و جمود جاتا رہتا"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہماری جماعت نے انفرادی طور پر اس دن نہایت شاندار تبلیغ کی جس سے مخالفوں نے بھی محسوس کیا۔ کہ احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی اس قابل ہیں۔ کہ ان کی تقلید کی جائے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے اپنی تبلیغی کوششوں کو اور بھی زیادہ وسیع کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ دنیا کا کوئی فرد ایسا باقی نہ رہے جس کے کانوں تک احمدیت کا پیغام نہ پہونچ جائے ؛

امریکہ کے نئے صدر کا اعلان

مسٹر روز ویلٹ نے جمہوریہ امریکہ کی زمام صدارت اپنے ہاتھ میں لیتے ہی یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ میں اپنے عہد میں ملک میں شراب پینے کی قطعی اجازت دینا چاہتا ہوں۔ اور میرا ارادہ ہے۔ کہ دسمبر میں ایک قانون پیش کر دوں جسے اکثریت سے پاس کر دیا جائیگا۔ کیونکہ ارکان کی اکثریت اس معاملہ میں میرے ساتھ ہے۔ شراب کی فروخت

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود کا ایک کشف اور اُمتِ محمدیہ کے اولیاءٔ

سُرخ روشنائی کے چھینٹوں کا عالمِ محسوسات میں ظاہر ہونا

مسیح موعود کی بعثت

موجودہ زمانہ میں جب خدا تعالےٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق ایک اولو العزم اور جلیل القدر انسان کو دنیا میں نبی بنا کر بھیجا۔ تا اس کے بندے راہ راست پر آجائیں۔ اور دوزخ کے سخت خطرناک اور عبرت انگیز عذاب سے رہائی پائیں۔ تو اگرچہ اکثر لوگوں کے سینے کھل گئے۔ اور سعید روحوں نے آپ کو قبول کیا۔ مگر بہت سے ایسے نااہل۔ بے سمجھ اور متعصب انسان بھی تھے۔ جنہوں نے نہ صرف اسے قبول ہی نہ کیا۔ بلکہ اس کے مقابل پر کھڑے ہو گئے۔ اور مخالفت کا ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ اور ہر رنگ میں اس پر اعتراض کرنے لگ گئے۔ اگرچہ ہماری جماعت کی طرف سے ایسے تمام اعتراضات کے مفصل اور تفصیلی جوابات کئی بار دیئے جا چکے ہیں۔ مگر انہیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ وہ برابر مخلوق خدا کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ان اعتراضات میں سے جو لوگوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کئے۔ ایک اعتراض اس کشف پر بھی کیا جاتا ہے۔ جس میں حضور نے خدا تعالےٰ کے متعلق دیکھا۔ کہ اس نے بعض پیشکردہ کاغذات پر دستخط فرمائے ہیں۔ اس وقت کچھ قطرات سرخ روشنائی کے حضور کے کرتہ پر گر پڑے۔ جو مولوی عبد اللہ صاحب سنوری نے بعد میں لے لیا۔

مخالفین کا اعتراض

مادہ پرست لوگوں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ سرخ روشنائی کے چھینٹے عالم محسوسات میں کیونکر ظاہر ہو گئے؟ اور یہ کیسے ہو گیا۔ کہ کچھ بھی نہ تھا۔ اور سیاہی کے چھینٹے پڑ گئے۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام چونکہ زندہ مذہب ہے۔ اس لئے ایسے واقعات اولیاء اللہ سے ظہور میں آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں۔ کہ بیشتر اس کے کہ آپ پھر اس اعتراض کو دہرائیں۔ پہلے مندرجہ ذیل واقعات کو ذہن نشین کر لیں۔ اور پھر سوچیں۔ اور اندازہ لگائیں۔ کہ کیا واقعی ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ یا نہیں اور یہ کہ آپ کس حد تک یہ اعتراض کرنے میں حق بجانب ہیں؟

عبد اللہ بن الجلاء کا واقعہ

عبد اللہ بن الجلاء صوفی کا واقعہ ہے۔ کہ ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ میں بھوکے تھے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک پر آئے۔ اور کہا یا رسول اللہ بی فاقۃ وانا ضعیفک اے رسول خدا میں آپ کا مہمان بھوکا ہوں۔ اور پھر ذرا پرے ہٹ کر سو گئے۔ خواب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر انہیں ایک روٹی دی۔ وہ فرماتے ہیں فاکلت بعضہ وانتبہت وفی یدی بعض الرغیف۔ کہ میں نے اس روٹی کا کچھ حصہ کھا لیا۔ اور جب جاگا۔ تو باقی حصہ روٹی کا میرے ہاتھ میں تھا۔ گویا جو روٹی خواب میں ملی تھی۔ وہ خارج میں بھی موجود تھی (منتخب الکلام فی تعبیر الاحلام مصنفہ ابن سیرین و رسالہ قشیریہ و تذکرۃ الاولیاء در ذکر عبد اللہ بن الجلاء)

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی روایت

اسی طرح شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنے رسالہ الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین کے صفحہ ۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔ اخبرنی سید الوالد انہ رکب فی رمضان الی مکان فاصابہ الحر والتعب فنام فی تلک الحالۃ فرای النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاعطاہ طعاما لذیذا متخذا من الارز والحلاوۃ والزعفران والسمن فاکل حتی شبع واعطاہ ماء باردا فشرب حتی روی ثم استیقظ لا جوع لہ ولا عطش وفی یدہ ریح الزعفران یعنے جناب والد صاحب نے بیان کیا۔ کہ ماہ رمضان شریف میں کہیں جانے کو میں سوار ہوا۔ تو مجھے گرمی اور بھوک کی وجہ سے سخت تکلیف ہوئی۔ میں سو گیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے نہایت لذیذ کھانا عنایت کیا۔ جو چاول اور قند اور گھی اور زعفران سے تیار کیا ہوا تھا۔ وہ کھایا اور سیر ہوا۔ اور سرد پانی عطا فرمایا۔ اسے پیا۔ جب میں جاگا۔ تو نہ مجھے بھوک تھی۔ نہ پیاس اور ہاتھوں سے زعفران کی خوشبو آتی تھی۔

ایسا ہی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رسالہ مذکور کے صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں

اخبرنی والدی انہ کان مریضا فرای النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی النوم فقال کیف حالک یا بنی ثم بشرہ بالشفاء واعطاہ شعرتین من شعور لحیتہ فتعافی من المرض فی الحال وبقیت الشعرتان عندہ فی الیقظۃ فاعطانی احدھما فھی عندی میں نے جناب والد صاحب سے سنا۔ کہ وہ بیمار ہوئے۔ تو خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ بیٹے تیرا کیا حال ہے۔ پھر صحت کی خوشخبری دی اور اپنی ریش مبارک کے دو بال عنایت کئے۔ اس کے بعد وہ اسی وقت تندرست ہو گئے۔ اور وہ دونو موئے مبارک جب جاگے تو موجود تھے۔ ان میں سے ایک آپ نے مجھے دیدیا۔ وہ میرے پاس اب تک موجود ہے۔

سُرخ مٹی

بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے۔ کہ ان رسول اللہ صلے اللہ اضطجع ذات یوم فاستیقظ وھو خاثر وفی یدہ تربۃ حمراء یقلبھا قلت ما ھذہ التربۃ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اخبرنی جبرئیل ان ھذا یعنی الحسین یقتل بارض العراق وھذہ تربتھا (شرح سر الشہادتین صفحہ ۴۳ وکنز العمال) یعنے ایک دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیدار ہوئے۔ تو غمگین تھے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سرخ مٹی تھی۔ جس کو حضور الٹ پلٹ رہے تھے میں نے پوچھا حضور یہ کیسی مٹی ہے۔ فرمایا جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ حضرت حسین عراق کی سرزمین میں قتل کیا جائیگا اور یہ اسکی مٹی ہے۔ اب دیکھئے خواب کی بات تھی۔ مگر مٹی اور پھر خون سے سرخ مٹی حضور کے ہاتھ میں بیداری کے وقت رہ گئی

مندرجہ بالا حدیث حضرت شاہ عبد العزیز صاحب نے اپنے رسالہ سر الشہادتین میں درج فرمائی ہے۔ اور شاہ صاحب نے بطرق متعددہ مختلف کتب سے نقل کی ہے۔ اور اس کے شرح میں لکھتے ہیں واما اخبار النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھذہ الواقعۃ الھائلۃ من جہۃ الوحی بواسطۃ جبرئیل وغیرہ من الملائکۃ فمشھور متواتر کہ اس واقعہ کی احادیث مشہور و متواتر ہیں بلکہ ایک روایت میں ہے۔ فجعلتہ فی قارورۃ کہ حضرت ام سلمہ نے وہ مٹی ایک کپڑے میں ڈال لی۔ اور ایک میں ہے فجعلتھا فی قارورۃ کہ شیشی میں ڈالی تھی۔ پس اگر سرخ مٹی (جس کا رنگ عند الشہادت خون کے گرنے سے سرخی سے پیدا ہونا تھا) باوجود خواب میں دیئے جانے کے موجود فی الظاہر ہو سکتی ہے۔ تو سرخی کے چھینٹوں پر کیوں تعجب ہوتا ہے۔

دو اور واقعات

اسی طرح شمس العلماء شبلی آنجہانی اپنی کتاب الغزالی صلہ ۳ پر ایک صوفی کا واقعہ یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"قطب شاذلی مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ ایک دن وہ احیاء العلوم ہاتھ میں لئے ہوئے نکلے۔ اور لوگوں سے کہا۔ جانتے ہو۔ یہ کیا کتاب ہے۔ یہ کہ کر اپنے اعضاء پر کوڑوں کے نشان دکھلائے۔ اور کہا۔ کہ پہلے میں اس کتاب کا منکر تھا۔ آج شب کو امام غزالی نے مجھ کو خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار مقدس میں پیش کیا۔ اور اس جرم کی سزا میں مجھ کو کوڑے لگائے گئے"

حضرت مولانا حاجی شاہ امداد اللہ صاحب تھانوی ثم المکی (پیر و مرشد مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی) کی کرامات سے بھی ایک اسی قسم کی کرامت کا یوں ذکر کیا گیا ہے۔ "ایک معتبر شخص بیان کرتے تھے۔ کہ میرے ایک دوست جو حضرت شاہ صاحب سے بیعت تھے۔ حج کو تشریف لے جاتے تھے بمبئی میں اگنبوٹ میں سوار ہوئے۔ اگنبوٹ نے چلتے چلتے ٹکر کھائی۔ اور قریب تھا کہ چکر کھا کر غرق ہو جائے۔ انہوں نے جب دیکھا۔ کہ اب مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ تو اس مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف خیال کیا۔ اسی وقت ان کا اگنبوٹ غرق سے نکل گیا۔ ادھر تو یہ قصہ پیش ہوا۔ ادھر اگلے روز مخدوم جہاں اپنے خادم سے بولے۔ ذرا میری کمر دباؤ۔ بہت درد کرتی ہے۔ خادم نے کمر دباتے دباتے پیراہن مبارک جو اٹھایا تو دیکھا۔ کہ کمر چھلی ہوئی ہے۔ اور اکثر جگہ سے کھال اتر گئی ہے۔ پوچھا حضرت کیا بات ہے۔ کمر کیونکر چھلی۔ فرمایا۔ کچھ نہیں۔ پھر دوبارہ پوچھا۔ تو آپ خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ دریافت کیا۔ حضرت یہ تو کہیں رگڑ لگی ہوئی ہے۔ اور آپ کہیں باہر تشریف بھی نہیں لے گئے۔ فرمایا۔ ایک اگنبوٹ ڈوبا جاتا تھا۔ اور اس پر ایک تمہارا دینی اور سلسلے کا بھائی تھا۔ اس کی گریہ وزاری نے مجھے بے چین کر دیا۔ اگنبوٹ کو کمر کا سہارا دیکر اوپر کو اٹھایا۔ تب آگے چلا۔ اور بندگان خدا کو نجات ملی۔ کمر اس سے چھل گئی ہوگی۔ اور اسی وجہ سے درد ہے۔ مگر اس کا ذکر نہ کرنا" (کرامات امداد، صلہ ۲۱)

جو لوگ ان واقعات کو درست تسلیم کرتے ہوں۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا کشف پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے

مخالفین کا ایک اور اعتراض

اس کشف پر ایک اور اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ تو جسمانی نہیں۔ پھر وہ جسم میں نظر کیسے آ گیا۔ حالانکہ جب یہ واقعہ ایک کشف ہے۔ تو پھر اس سے اللہ تعالےٰ کے مجسم ہونے کا استدلال کرنا بالکل غلط ہے۔ کشفی حالت میں اللہ تعالےٰ کو تمثیلی صورت میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اور اس سے اس کا جسمانی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت امام شعرانی اپنی کتاب الیواقیت والجواہر جلد اول صلہ ۱۲۳ پر فرماتے ہیں:۔

"انک تریٰ فیہ (فی المنام) واجب الوجود الذی لا یقبل الصور فی صورۃ و یقول لک معبر المنام صحیح ما رئیت ولکن تاویلھا کذا وکذا فقد قبل المحال الوجود فی ھذہ الحضرۃ"

یعنے تم خواب میں اللہ تعالےٰ کو جس کی درحقیقت کوئی شکل نہیں کسی شکل میں متمثل دیکھ سکتے ہو۔ اور تعبیر کرنے والا خواب کو صحیح قرار دے کر تعبیر کرے گا۔ پس اس عالم کشف میں ایک محال چیز موجود ہوگئی۔

پھر احادیث میں سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں

اتانی اللیلۃ ربی فی احسن صورۃ احسبہ قال فی المنام فقال یا محمد اتدری فیما یختصم الملاء الاعلیٰ قلت لا فوضع یدہ بین کتفی وجدت بردھا بین ثدیی فعلمت ما فی السمٰوٰت وما فی الارض

یعنے آج رات میرا رب میرے پاس نہایت اچھی شکل میں آیا۔ اس نے فرمایا۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تجھے معلوم ہے۔ کہ ملاء اعلےٰ کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان یعنے پشت پر رکھا۔ یہاں تک کہ مجھے سینہ میں ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ اور مجھے آسمانوں اور زمین کا علم ہو گیا۔

(در منثور جلد ۵ صلہ ۳۱۹ و جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۵۵)

اسی طرح حدیث میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں :۔

"رأیت ربی فی صورۃ شاب لہ وفرۃ وروی فی صورۃ شاب امرد قال ابن صدقۃ عن ابی زرعۃ حدیث ابن عباس صحیح لا ینکرہ الا معتزلی ...... والحدیث ان حمل علی رؤیۃ المنام فلا اشکال وان حمل علی الیقظۃ فاجاب المحقق ابن ھمام بان ھذا حجاب الصورۃ"

(کتاب الموضوع صلہ ۱۳) یعنے میں نے خدا تعالےٰ کو نوجوان لمبے بالوں والے اور ایک روایت میں ہے۔ کہ امرد یعنے بے ریش نوجوان کی صورت میں دیکھا۔ حضرت ابن صدقہ کہتے ہیں۔ کہ حدیث ابن عباس کی صحیح ہے۔ سوائے معتزلی کے کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا اور اگر حدیث کو روایت خواب پر محمول کیا جائے۔ تو کوئی اشکال ہی باقی نہیں رہ سکتا۔ اور اگر بیداری پر محمول ہو۔ تو محقق ابن ہمام نے جواب میں کہا۔ کہ یہ صورت کا پردہ تھا۔ ایک

اور حدیث میں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ تعالےٰ کو سبز لباس میں دیکھا۔

(کتاب الاسماء والصفات صلہ ۳۱۳ مطبوعہ الہ آباد از تفہیمات ربانیہ)

حضرت عبد القادر صاحب جیلانی بھی فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالےٰ کو ایک دفعہ اپنی ماں اور ایک دفعہ اپنے باپ کی شکل میں دیکھا۔

حافظ محمد ادریس صاحب دیوبندی نے بھی اپنی کتاب کلمۃ اللہ میں امکان رویت باری تعالےٰ کو تسلیم کیا ہے۔ (دیکھو صلہ ۲۱ تا ۲۳)

صوفیائے اسلام کا مذہب

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ اس بارے میں صوفیاء کا کیا مذہب تھا۔ سو لکھا ہے۔

"والصوفیۃ یقولون ان اللہ عزوجل الظھور فیما یشاء علیٰ من یشاء وھو سبحانہ فی حال ظھورہ باق علی اطلاقہ حتی عن قید الاطلاق فانہ العزیز الحکیم ومتی ظھر جل وعلا فی صورۃ اجریت علیہ سبحانہ احکامھا من حیث الظھور فیصف عزہ مجدہ عندھم بالجلوس ونحوہ من تلک الحیثیۃ" یعنے صوفیاء کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ جس پر اور جس صورت میں چاہے ظہور کر سکتا ہے۔ اور اس حالت میں بھی مطلق ہوگا حتیٰ کہ اطلاق کی قید سے بھی بالا ہوگا۔ اور جب وہ کسی صورت میں ظہور فرمائے۔ تو اس پر اس کے مطابق احکام جاری ہوں گے۔ اس بناء پر ان کے نزدیک حیثیت کے مطابق اللہ تعالےٰ کے لئے بیٹھنے وغیرہ کا لفظ بول سکتے ہیں۔

(تفسیر روح المعانی جلد ۴ صلہ ۵۰۳ از تفہیمات ربانیہ)

غرض غیر احمدی لوگ مندرجہ بالا تمام واقعات اور کشوف کو تو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کشف سامنے آتا ہے۔ کہ میں نے تمثیلی طور پر اللہ تعالےٰ کو دستخط کرتے دیکھا۔ تو مخالفت شروع کر دیتے ہیں۔ کاش یہ لوگ سمجھ اور غور و فکر سے کام لیتے:

خاکسار :- محمد اشرف بھاٹی دروازہ لاہور

بنگٹ مین احمدیہ ایسوسی ایشن حیدرآباد کے عہدہ داران

بموجودگی مولانا نیر صاحب احمدیہ جوبلی ہال میں ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن حیدرآباد دکن کے حسب ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔

صدر :- چودھری شیخ برکت علی صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ

نائب صدر :- مسٹر حبیب اللہ خان۔ ایم۔ ایس۔ سی پروفیسر نظام کالج

سکرٹری :- مسٹر علی محمد الہ دین۔ ایم۔ اے۔ کنٹب

جائنٹ سکرٹری :- مسٹر محمد اعظم انڈر گریجویٹ

خازن :- ... ممبران :- ... عبد العزیز ... حافظ ... صاحب ...

تاریخ اسلام

حضرت ہاجرہ رضی اور حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی

ایک غیر آباد خطہ

وہ خطہ جہاں مکہ آباد ہے۔ کسی وقت بالکل بیابان تھا جسے دیکھ کر یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی غیر معلوم وقت سے غیر آباد پڑا ہے۔ پیاسے قافلے اس جگہ سے پیاسے ہی گزر جاتے اور گرمی کے غضبناک سورج کی شعائیں اس کی تپش میں اور زیادہ اضافہ کر دیتیں۔ ایک سفید ریش بزرگ یہاں سے گزر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ایک بچہ ہے۔ اس کے پیچھے اس کی اطاعت گزار اور فرمانبردار بیوی بشاشت اور تیزی کے ساتھ چلی آ رہی ہے۔ اس کو پتہ نہیں۔ کہ وہ کہاں جا رہی ہے تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک ایسے مقام پر پہنچے۔ جہاں ایک ٹوٹا پھوٹا مکان کسی آبادی کی یاد دلا رہا تھا۔ یہاں پر یہ مختصر قافلہ ٹھہر گیا۔ بزرگ نے اپنے جذبات کو دباتے ہوئے اس بچے اور ماں کو وہیں چھوڑ دیا۔ اس کی بیوی نے پوچھا آپ ہم کو اس بے آب و گیاہ بیابان میں چھوڑ کر کیوں جا رہے ہیں۔ بزرگ نے جواب دیا۔ اللہ کا یہی حکم ہے۔ خاتون نے کہا۔ اچھا جایئے ہمیں خدا کی امان میں چھوڑ جایئے۔ وہ یار یگانہ ہماری مدد کرے گا۔ تب اس مقدس انسان نے اس مقام کو دعائیں کرتے ہوئے چھوڑا اور اپنے گھر لوٹ آیا۔

چشمۂ زمزم کا ابلنا

عورت اور اس بے کس بچے کی بقار کا بظاہر کوئی سامان نہ تھا۔ ہر طرف صحرا ہی صحرا تھا۔ کوئی آواز کان میں نہ پڑتی تھی۔ البتہ کبھی کبھی صحرائی ہوا کی سنسناہٹ وحشت میں اضافہ کر دیتی۔ یا بعض جنگلی جانوروں کی آواز کان میں پڑ کر طبیعت میں سنسنی پیدا کر دیتی تھی۔ خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرنے والی خاتون ایمان اور بشاشت کے ساتھ وہاں ٹھہری تھی۔ کہ قدرتی تقاضوں نے اسے تنگ کرنا شروع کیا۔ پیاس کی شدت نے اس کے بچے کو بے چین کر دیا۔ جس کی مضطربانہ حالت کی تاب نہ لا کر وہ خود پانی کی تلاش میں روانہ ہوئی۔ مگر پانی نہ ملا۔ پھر بچے کی طرف واپس آگئی۔ معصوم بچہ گرد و پیش کے حالات سے بے خبر تھا۔ سے انگوٹھا چوس رہا تھا۔ وہ سات دفعہ پانی کی تلاش میں گئی مگر پانی نہ ملا۔ لیکن اسے خدا پر پورا پورا بھروسہ تھا۔ آخر فرشتہ نے اسے آواز دی۔ ہاجرہ جا۔ اور اپنے بچے کو دیکھ۔ وہ واپس آئی۔ اس نے معصوم بچے کی طرف محبت بھری نگاہوں سے دیکھنا شروع کیا۔ وہاں پر اس کی پر تعجب نگاہوں نے ایک خوشکن نظارہ دیکھا۔ بچے کے پاؤں مارنے سے وہاں سے ایک ننھا سا چشمہ ابلنا شروع ہوا۔ جس سے اس نے اور اس کے بچے نے پیٹ بھر کر پانی پیا۔

مکہ کی آبادی

چونکہ یہ مقام کسی وقت ساری دنیا کا مرکز بننا تھا خوش قسمتی سے ایک قافلہ گزرا۔ جو وہاں ٹھہر گیا۔ قافلہ والوں نے اس عورت کے چشمے پر مالکانہ حقوق کو تسلیم کیا۔ پانی لینے کے عوض سے کچھ جنس دینی منظور کی۔ اس طرح ماں اور بچے کے لئے خوراک کا کافی سامان مہیا ہو گیا۔ کئی سال اسی طرح گزر گئے وہاں سے کثرت سے قافلے گزرنے لگے۔ انہوں نے وہاں پر رہائش کے مکان بھی بنا لئے۔ اور کچھ عرصے کے بعد یہ ویرانہ آباد ہو گیا۔ اور وہاں پر منڈی بن گئی

عدیم المثال جذبۂ اطاعت

یہ معصوم بچہ نہایت اچھے حالات میں پرورش پاتا رہا۔ باپ کو بھی اس عظیم الشان تغیر کا علم ہو گیا۔ اور وہ بیوی اور بچے کو دیکھنے کے لئے گاہے گاہے آتا رہا۔ بچہ بھی مقدس ماں کی تربیت کی وجہ سے باوجود باپ کے بُعد کے باپ سے انتہائی محبت کرتا تھا۔ ایک دفعہ جب اس کے باپ نے اس کو کہا۔ کہ خدا نے مجھے تمہیں ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو فرمانبردار بچے نے سر تسلیم خم کر دیا۔ اور اپنی گردن تلوار کے نیچے رکھ دی۔ ایسا مقدس بچہ اور ایسا مقدس باپ واقعی قابل احترام ہیں۔ مگر عین اس وقت جب بچہ اس قربانی کے لئے نہایت خوشی کے ساتھ تیار ہو گیا۔ خدا تعالےٰ نے باپ کو اس فعل سے منع کر دیا۔ اس عظیم الشان قربانی کے عوض خدا تعالےٰ نے اس کو نوازا آج کروڑوں مسلمان اس پر درود اور سلام بھیجتے ہیں۔ پھر خدا نے انہیں دنیا کے سب سے پرانے معبد یعنی کعبے کی تعمیر کا دوبارہ حکم دیا۔ جب وہ خدا تعالےٰ کے اس گھر کو بنا رہے تھے۔ تو وہ دعائیں کرتے تھے۔ کہ اے خدا تو ہماری نسل سے ایک عظیم الشان نبی برپا فرما۔ خدا تعالےٰ نے ان کی دعا قبول کی۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث فرما دیا۔ یہ بزرگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے۔ اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ

رسول کریم کی بعثت

حضرت اسمٰعیل کے ایک اور بھائی حضرت اسحٰق تھے۔ یہ دونوں خدا تعالےٰ کے مشہور نبی تھے۔ حضرت اسحٰق حضرت اسمٰعیل کی کعبہ کی تعمیر میں مدد کرتے تھے۔ حضرت اسحاق کی نسل میں سے بھی کئی نبی ہوئے ہیں۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے تمام نبیوں کے سردار تمام نیکوں کے مجسمہ شان و شوکت کے بادشاہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہوئے جن کی تمام نبیوں نے خبر دی تھی۔ آپ نے خدا تعالےٰ کا جلالی دنیا پر ظاہر کیا۔ اور مادہ پرست دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔

رفیع الشان مرتبہ

یہ بزرگ انسان جس کی صحیفوں میں خبر دی گئی تھی۔ ابوالانبیاء کہلایا۔ اور یہودی عیسائی مسلمان سب آپ کو احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہر سال مسلمان خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت مکہ میں جمع ہوتے ہیں۔ نماز کے وقت بیت اللہ ہی کی طرف منہ کرتے ہیں۔ اور دن میں کئی بار حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپکی آل کی رفعت روحانی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ آپ کو وفات پائے ہزاروں سال گزر چکے ہیں۔ مگر آپ کا نام تاریخ عالم میں سنہری حروف میں لکھا ہوا موجود ہے۔ اور آپ کی عدیم المثال قربانی ہمیشہ دنیا کو قربانی اور اطاعت الٰہی کا سبق دیتی رہے گی۔ آپ کی زندگی ہمیشہ خدا تعالےٰ کے عجائبات کا نمونہ بنی رہے گی۔ اور آپ کے واقعات ہمیشہ اس بات کا ثبوت دیں گے۔ کہ افلاس اور غربت غم اور مصیبت امتحان اور مصائب کبھی بھی ان لوگوں کو جو خدا تعالےٰ کی گود میں ہوں نیکی کی راہ سے نہیں روک سکتے یوں تو تمام بڑے لوگوں کی زندگیاں ہمارے لئے روشنی کا مینار ہیں مگر اس بزرگ کی زندگی ہمارے لئے ہمیشہ کے لئے شاہراہ ترقی کا کام دے گی۔ وہ بیج جو نبیوں کے باپ نے بویا تھا۔ ایک تناور درخت بن گیا۔ اور آج اس کی شاخیں اکناف عالم میں پھیلی ہوئی ہیں

خاکسار۔ عبدالوہاب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضٖ

نظارت تالیف و تصنیف کا ایک ضروری اعلان

سکھ مذہب کی ایک مستند تاریخی کتاب سورج پرکاش اور دوسری کتاب گرنتھ صاحب کا ٹیکا مترجمہ زیر اہتمام مہاراجہ صاحب فرید کوٹ کا مرکزی لائبریری قادیان میں رکھا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ ایک تبلیغی جماعت کو ہر مذہب کی مستند کتب کا حوالہ جات کے لئے مہیا کرنا ضروری ہوتا ہے

ان کتب کی قیمت مبلغ ۔/۱۶۰ روپیہ ہے۔ چونکہ لائبریری ہذا کے بجٹ میں اس قدر رقم کی گنجائش نہیں۔ اس لئے استدعا ہے۔ کہ کوئی ایک ذی مقدرت دوست یا چند دوست مل کر ان ہر دو کتب کو مرکزی لائبریری قادیان کے لئے خرید کر عنایت فرمائیں۔ ان کی یہ مالی قربانی کار ثواب اور خیرات جاریہ کا کام دے گی۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بطور یادگار رہے گی

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

تحقیق الادیان

حدوث روح و مادہ کے دلائل

پہلی دلیل

روح و مادہ کے حدوث پر پہلی دلیل یہ ہے۔ کہ اگر روح و مادہ کو قدیم مانا جائے۔ تو اس سے توحید باطل ہو جائیگی۔ حالانکہ آریہ بھی اپنے آپ کو توحید کا پرستار قرار دیتے ہیں۔ وجہ یہ کہ توحید کے معنی خدا کو صرف اس کی ذات میں واحد سمجھنا نہیں ہوتے بلکہ اس کو اس کی صفات۔ افعال اور عبادات میں بھی واحد لاشریک سمجھنے کا نام توحید ہے۔ پس روح و مادہ کو قدیم ماننے سے انسان مشرک فی الصفات ہو جاتا ہے۔ اور اس عقیدہ سے توحید باطل ہو جاتی ہے اس واسطے موحد ہو کر روح و مادہ کو قدیم نہیں سمجھا جا سکتا ہے بلکہ قدیم ہونے کی تردید بھی یہ ایک زبردست دلیل ہے۔ کہ اس سے توحید باطل ہو جاتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ مسلمان بھی تو انسان کو موجود خدا کو موجود انسان کو زندہ خدا کو زندہ انسان کو علم والا اور خدا تعالےٰ کو علم والا سمجھتے ہیں۔ اس لئے مسلمان بھی مشرک فی الصفات ٹھہرے۔ تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم انسان یا کسی غیر اللہ کو ہرگز شریک نہیں بناتے۔ کیونکہ جب ہم انسان کو علیم یا سمیع کہتے ہیں تو اس سے سمیع و علیم مقید مراد ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے سمیع و علیم ہونے سے اس کا سمیع و علیم مطلق ہونا مراد ہوتا ہے اور اس طرح جو ہم انسان کو زندہ مانتے ہیں۔ تو وہ محض خدا تعالیٰ کی قدرت اور مرضی کے ماتحت مانتے ہیں نہ یہ کہ خود بخود انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن آریہ جن معنوں میں خدا کو قدیم کہتے ہیں بعینہ انہی معنوں میں روح و مادہ کو بھی قدیم کہتے ہیں۔ پس ہم لفظی اشتراک کے تو قائل ہیں مگر حقیقی اشتراک کے منکر ہیں۔ نیز ہم تمام انسانی صفات کو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ مانتے ہیں لیکن اس کے برخلاف آریہ قدامت کو روح و مادہ کے لئے عطا کردہ نہیں مانتے اور نہ قدامت عطا کئے جانے والی چیز ہی ہے۔

دوسری دلیل

حدوث روح و مادہ پر دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ اگر ہم روح و مادہ کو مخلوق اور حادث نہ مانیں۔ تو اس سے خدا کی صفت مالکیت کا مفہوم پورا نہیں ہوتا۔ حالانکہ خدا کا مالک ہونا آریوں کو بھی مسلم ہے۔ پس صفت مالکیت کے پورا کرنے اور روح و مادہ پر اس کے تصرف کو حق بجانب قرار دینے کیلئے صفت خالقیت ضروری ہے۔ اور اگر روح و مادہ قدیم ہوں تو خدا تعالیٰ ان کا جائز مالک نہیں رہتا۔ بلکہ نعوذ باللہ خدا کو غاصب ماننا پڑتا ہے کیونکہ جب اس نے ان کو پیدا ہی نہیں کیا اور نہ روح و مادہ کی صفات اس کی بنائی ہوئی ہیں اور نہ وہ اپنے وجود اور بقاء میں اس کی محتاج ہیں اور وہ خدا کی طرح ہمیشہ سے واجب الوجود ہیں تو خدا کا کیا حق ہے کہ ان پر قابض ہو اور چونکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ روح و مادہ خدا کے قبضہ میں ہیں۔ اور خدا ان پر متصرف ہے اس لئے معلوم ہوا کہ خدا ضرور ان کا خالق ہے۔ تبھی اس کا قبضہ جائز اور درست ثابت ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ اور انسان جو اپنے جانوروں وغیرہ کے مالک ہیں۔ حالانکہ وہ ان کے خالق نہیں۔ تو یہ مالکیت مجازی ہے نہ کہ حقیقی۔ پس حقیقی مالکیت کو مجازی مالکیت پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

تیسری دلیل

انسانی روح کے حدوث پر تیسری دلیل یہ ہے۔ کہ اگر روح قدیم ہوتی تو اسکو اپنے پہلے جنم کے واقعات یاد ہوتے۔ لیکن روح کو صرف اس جنم کے واقعات یاد ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اس روح کا اس سے قبل کوئی اور جنم نہ تھا۔ اس دلیل کو قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا ہے۔ یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (بنی اسرائیل ع ۶)

اس آیت میں دعویٰ فرمایا ہے کہ روح خدا کے حکم سے ہے اور جس چیز میں کسی کے حکم کا دخل ہو وہ قدیم نہیں ہو سکتی۔ اور اس دعویٰ کے ثبوت میں فرمایا کہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا کہ تم کو صرف اس جنم کے واقعات یاد ہیں۔ اس سے پہلے کسی جنم کے واقعات یاد نہیں۔ اس لئے پہلے کوئی جنم تھا ہی نہیں

آریہ اس دلیل کی تردید میں کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم کو اس جنم کے بعض واقعات بھی تو بھول جاتے ہیں۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ یہ جنم بھی نہیں ہے۔ تو یاد رہے۔ کہ بے شک بعض واقعات بھول تو جاتے ہیں۔ مگر وہ واقعات جن سے دماغ پر غیر معمولی اثر ہوا ہو اور وہ واقعات جو تکرار کے ساتھ ہمارے سامنے آنے والے ہوں وہ ہرگز نہیں بھول سکتے۔ پس اگر کوئی ہمارا پہلا جنم ہوتا تو کوئی نہ کوئی بات تو ضرور یاد رہتی۔ خصوصاً وہ جو حواس پر غیر معمولی اثر کرنے والی اور بار بار مشاہدہ میں آنے والی ہوتی لیکن چونکہ مطلقاً کوئی بات بھی یاد نہیں۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ اس سے قبل کوئی جنم تھا ہی نہیں

چوتھی دلیل

حدوث روح و مادہ پر چوتھی دلیل یہ ہے۔ کہ اگر روح و مادہ کو قدیم مانا جائے۔ تو یہ کارخانۂ عالم خدا کے وجود کی دلیل نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ کارخانہ روح و مادہ سے بنا ہوا ہے جب اس کارخانہ کے اجزا خود بخود ہیں۔ تو ایک دہریہ کہہ سکتا ہے کہ یہ کارخانہ بھی خود بخود ہی ہے۔

آریہ اس کے جواب میں کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ باوجود روح و مادہ کے خود بخود ہونے کے پھر بھی ایک جوڑنے والے کی ضرورت باقی رہتی ہے اور وہ خدا ہے۔ جیسا کہ آٹا اور پانی کے موجود ہونے کے باوجود آٹا گوندھنے والے کی بھی ضرورت رہتی ہے لیکن ان کی یہ دلیل قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک نہ آٹا خود بخود ہے نہ پانی اس لئے خود بخود آٹا گوندھا بھی نہیں جا سکتا لیکن روح و مادہ تو بقول آریوں کے خود بخود ہیں اس لئے ان کا جڑنا لازماً خود بخود ہوگا۔ اور یہ ماننا چونکہ دہریت اور الحاد ہے اس لئے یہ عقیدہ ہی باطل ہے۔

پانچویں دلیل

قرآن مجید نے روح و مادہ کے حادث ہونے پر ایک یہ دلیل بھی پیش کی ہے کہ الا یعلم من خلق۔ یعنی جس نے تمہیں پیدا کیا ہے وہ تمہارے حالات کو بھی خوب جانتا ہے۔ اگر خالق نہیں جانیگا تو اور کون جانیگا۔ اس آیت میں یہ اصل قائم کیا گیا ہے کہ جس شخص کو جس چیز کا کامل اور صحیح علم ہو وہ اس کو بنا بھی سکتا ہے اور جو بنا نہیں سکتا اس کو کامل علم بھی نہیں ہوتا۔ اب اگر خدا روح و مادہ کا خالق نہیں تو وہ نہ روح و مادہ کا عالم رہتا ہے اور نہ ان کے صفات و خواص کا اسے کچھ پتہ ہو سکتا ہے پس آریوں کو یا تو یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ خدا روح و مادہ کا خالق ہے یا یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ وہ روح و مادہ کے خواص بھی نہیں جانتا لیکن آریہ جب تسلیم کرتے ہیں کہ پرمیشور روح و مادہ کے خواص کو خوب جانتا ہے۔ تو لازماً اس سے ثابت ہوا کہ خدا ان کا خالق بھی ہے۔ کیونکہ جو خالق ہو وہی تمام خواص وغیرہ کا کامل عالم ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قدامت روح و مادہ کا ابطال کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"یہ تو سچ ہے کہ وہ (خدا) صانع عالم۔ جان اور اجسام کے ہر ایک ذرہ کا مالک ہے مگر آریہ صاحبوں کے اصول کی رو سے وہ مالک نہیں ٹھہرتا کیونکہ پرمیشور نے نہ ارواح کو پیدا کیا۔ اور نہ ذرات عالم کو بلکہ وہ یعنی روح اور مادہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ پرمیشور کی طرح قدیم اور انادی اور اپنے اپنے وجود کے آپ ہی خدا ہیں تو پھر کیونکر پرمیشور ان کا مالک ٹھہر سکتا ہے جس پر ان کا کوئی بھی حق نہیں۔ کیا پرمیشور نے روحوں اور ذرات عالم کو اپنے پاس سے قیمت دے کر کسی سے خرید لیا تھا۔ کیونکہ وہ ان کا خالق تو نہیں۔ پس کوئی اور وجہ بیان کرنی چاہیئے جس کی وجہ سے وہ ایسی چیزوں کا جو اس کی طرح قدیم اور خود بخود ہیں مالک سمجھا جائے کیونکہ بلاوجہ تو ہم کسی کی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ وہ فلاں چیز کا مالک ہے" (چشمہ معرفت صفحہ ۸)

ان دلائل سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ روح اور مادہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اور حادث ہیں۔ [illegible] عطاء الرحمن مولوی فاضل [illegible]

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ

مراسلات

غیر مبایعین کے بعض اعتراضات کے جواب

از جناب۔ سید عبدالمجید صاحب آف منصوری

(۸)

قدرت ثانیہ کا ظہور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں جماعت کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ میرے جانے کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ہوگا۔ اور قدرت ثانی کے مظہر کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے تشبیہ دے کر بتا دیا تھا۔ کہ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد خلافت کا سلسلہ چلا تھا۔ اسی طرح میرے بعد بھی چلے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق خلافت کی بنیاد ڈالی۔ اور اسکی قدرت کے قربان کہ خود منکرین خلافت کے ہاتھوں ہی ڈلوائی۔ منکرین خلافت سے میری مراد وہ لوگ ہیں۔ جو آج کہتے ہیں۔ کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آخری خلیفہ تھے۔ اس لئے آپ کے بعد خلافت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ اور یہ کہ خاتم الخلفاء کے بعد خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ افسوس کہ جو بات ان کو چھ سال پیشتر کہنی چاہیئے تھی۔ وہ اس وقت کہی جبکہ ان کی مرضی کے خلاف اللہ تعالےٰ نے حضرت میاں صاحب کو خلیفہ بنا دیا۔ خیر اب ہم ان سے یہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ آیا آپ لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیعت جہالت سے کی تھی یعنی اس وقت آپ لوگوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ خاتم الخلفاء کے بعد خلافت جائز نہیں۔ یا منافقت سے کی تھی میں دو اور دو چار کی طرح جانتا ہوں۔ کہ میرے ان ہر دو سوالات کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکتے۔ اس لئے بتوفیق ایزدی میں خود ہی ان کی طرف سے جواب دیتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفہ اول کی بیعت انہوں نے کیوں اور کیا سمجھ کر کی تھی۔ اور خلافت ثانی کے کیوں منکر ہوئے۔ بات یہ ہے۔ کہ پہلی خلافت کو نہ انہوں نے جہالت سے تسلیم کیا تھا۔ اور نہ ہی منافقت سے۔ بلکہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیعت ایک نبی اور رسول کا خلیفہ سمجھ کر ہی کی تھی۔ اگر اس فیصلہ کو منظور نہیں کرتے تو پھر صاف کہدیں۔ کہ منافقت سے کی تھی۔ چونکہ ان کے ایمان کی میعاد صرف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات تک تھی۔ ادہر ان کی وفات ہوئی۔ اور ادہر ان لوگوں کے ایمان پر بھی موت وارد ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احمدیت کا مرکز قادیان ہے

حضرت حکم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں انجمن کے متعلق قطعی فیصلہ کردیا تھا۔ "یہ ضروری ہے۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے" اب دیکھ لو۔ حضرت حکم کے فیصلہ کے خلاف ان لوگوں نے برکت والے مقام کو یعنی قادیان جنت نشان کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر لاہور میں اپنی علیحدہ انجمن بنالی۔ ہاں اس لاہور میں جسکی نسبت حضرت حکم نے بطور پیشگوئی فرمایا تھا۔ کہ ایک وقت آئیگا۔ کہ لوگ کہیں گے یہاں کبھی لاہور بھی آباد تھا۔

پھر گزشتہ دنوں انہوں نے پیغام صلح کا ایک مسیح موعود نمبر نکالا تھا۔ قطع نظر دوسری دلخراش باتوں کے اس میں ایک شجرہ طیبہ بھی بنایا تھا۔ جسکی جڑ میں احمدیت کا مرکز لاہور کو بتایا گیا تھا اور قادیان جو برکت والا مقام ہے اس کا کہیں ذکر نہ تھا۔ حالانکہ حکم کے فیصلہ کے مطابق اصل مرکز احمدیت کا قادیان ہی ہے۔

ایک بیہودہ اعتراض

پیغام صلح نے ایک دفعہ ہماری جماعت کے احباب کے متعلق لکھا تھا۔ کہ

"وہ میاں صاحب کی محبت کی وجہ سے ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اور یہ محبت مختلف طریقوں سے عوام کے دل میں پیدا کی جاتی ہے"

مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کہ ان لوگوں کی اس قدر ذہنیت کیوں بگڑ گئی ہے۔ کیا انکار نبوت کی وجہ سے فطرت صحیحہ ہی مسخ ہو چکی ہے کہ جھوٹے الزام تراشنے میں ذرا بھی شرم نہیں کرتے۔

نہایت افسوس ہے۔ کہ ایک بے بنیاد الزام قائم کرکے ایک طرف تو ہماری جماعت کی سخت ہتک اور دلآزاری کی گئی ہے یعنی جماعت باوجود اسباب کا علم رکھنے کے کہ "میاں صاحب" نبوت کے معاملہ میں حق بجانب نہیں ہیں۔ پھر بھی ان کی محبت کی وجہ سے ان کا ساتھ دے رہی ہے۔ دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر سخت گندا اور ناپاک حملہ کیا ہے کہ وہ ناجائز طریقوں سے عوام کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

سید صاحب چونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ آپ کی طرف سے جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ نہایت سادگی اور تقلید کے رنگ میں کئے جاتے ہیں۔ اس لئے میرے نزدیک آپ قابل درگزر ہیں۔ لیکن آپ کا فرض ہے۔ کہ جن لوگوں سے آپ کو یہ روایت پہنچی ہے ان سے دریافت کرکے فوراً اطلاع دیں۔ کہ وہ کون سے ناجائز طریقے ہیں۔ جن کے ذریعہ حضرت میاں صاحب عوام کے دلوں میں محبت قائم کرتے ہیں۔

اگر آپ لوگ ثبوت پیش کرنے سے قاصر رہے۔ اور انشاء اللہ ضرور رہیں گے۔ تو آپ کا فرض ہوگا۔ کہ اپنے غلط الزام کو واپس لے کر ندامت و پشیمانی کا اظہار کریں۔

الزامی جواب

اس الزام دینے سے پہلے آپ کو یہ بھی یاد کر لینا تھا۔ کہ سال گزشتہ میں آپ بھی قصر خلافت میں حاضر ہوئے تھے۔ چونکہ آپ ایک نئے مرید تھے۔ چاہیئے تھا۔ کہ آپ کے ساتھ خصوصیت سے ایسا معاملہ کیا جاتا۔ جس سے آپ کے دل میں ایسی محبت پیدا ہو جاتی۔ کہ پھر تادم مرگ آپ قادیان سے باہر نہ جاتے۔ مگر بقول آپ کے آپ کے ساتھ تو وہ سلوک کیا گیا۔ جس سے بجائے محبت کے آپ کے دل میں نفرت پیدا ہوگئی۔ اور ایسی ہوئی۔ کہ آپ نے اصل احمدیت سے ہی قطع تعلق کر لیا۔

مولوی محمد علی صاحب کی بزرگی ظاہر کرنیکی کوشش

افسوس ہے پھر یہ کہنا پڑا۔ کہ آپ لوگوں کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ اور ہماری آنکھ کا بھی کھٹک جاتا ہے۔ اگر آپ غور کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس قسم کی حرکتیں آپ کی جماعت کے بعض لوگ کرتے رہتے ہیں۔ کہ ناجائز اور نہایت ہی مضحکہ خیز طریقوں سے اپنے حضرت امیر کی جھوٹی بزرگی عظمت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ فی الحال بطور مثال صرف ایک ہی بات پیش کرتا ہوں۔

پیغام صلح کے اسی مسیح موعود نمبر میں مولانا محمد علی صاحب کی ذات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک نشان مندرجہ حقیقۃ الوحی کی بناء پر صداقت سلسلہ کا نشان قرار دیا گیا ہے۔ اور آج ہی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ فخر یہ طور پر اس کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ حسن عقیدت رکھنے والوں کے دلوں میں ان کی مصنوعی محبت پیدا کی جاتی ہے۔ وہ نشان مندرجہ حقیقۃ الوحی یہ ہے۔

"ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو سخت بخار ہوگیا۔ اور انکو ظن غالب ہوگیا۔ کہ یہ طاعون ہے۔ اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کردی۔ اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا۔ اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے جس گھر کی نسبت خدا تعالےٰ کا یہ الہام ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار تب میں ان کی عیادت کے لئے گیا۔ اور ان کو پریشانی اور گھبراہٹ میں پاکر میں نے ان کو کہا۔ کہ اگر آپ کو طاعون ہوگئی۔ تو پھر میں جھوٹا ہوں۔ اور میرا دعویٰ الہام غلط ہے۔ یہ کہکر میں نے انکی نبض پر ہاتھ لگایا۔ یہ عجیب نمونہ قدرت الہٰی دیکھا۔ کہ ہاتھ لگانے کے ساتھ ہی ایسا بدن سرد پایا۔ کہ تپ کا نشان نہ تھا" (نمبر ۱۰۳) سید صاحب اس الہام کا مفہوم یہ ہے۔ کہ جو بھی اس مقدس گھر کے اندر رہیگا۔ طاعون سے محفوظ رہیگا

چونکہ جناب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے۔ الہام الٰہی کی رو سے ضروری تھا۔ کہ طاعون سے بچائے جاتے۔ خدانخواستہ اگر یہ طاعون سے ہلاک ہو جاتے۔ تو یقیناً الہام الٰہی پر زد پڑتی۔ اور حضرت اقدس کا دعویٰ مشکوک ہو جاتا۔

احمدیت میں داخل ہونیکی سرگذشت

ایک صاحب مشتاق احمد نامی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیعت کا خط ارسال کرتے ہوئے اپنی سرگذشت یوں بیان کرتے ہیں۔

میں ایک راجپوت خاندان بھٹی سے تعلق رکھتا ہوں۔ میرے والد صاحب ڈپٹی صوبیدار عرصہ ۳۵ سال ریاست کشمیر کی ملٹری ملازمت کرکے اب پنشن پر ریٹائر ہو گئے ہیں۔ میرے ماموں قاضی احمد علی صاحب مرحوم سکنہ سیالکوٹ بڑے پرانے احمدی تھے۔ ان کے صاحبزادے قاضی محمد یوسف علی صاحب اس وقت تار بابو بمبانوالہ میں لگے ہوئے ہیں جنہوں نے قادیان میں مستقل رہائش کے واسطے مکان تعمیر کروالیا ہے۔ اور اب کرایہ پر دے رکھا ہے میری عمر ۲۲ سال کی ہے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنیکے بعد اب ۳½ سال ملٹری میں ملازمت کرکے جموں لیبر دفتری میں ۱۲ ۳۵ روپیہ کا اسٹورکیپر ہو گیا ہوں چونکہ میری سان عمر شہر کے باہر بسر ہوئی۔ مجھ کو اور میرے والد صاحب کو قاضی احمد علی مرحوم بہت کچھ سمجھا کر کہا کرتے تھے کہ احمدی ہو جاؤ۔ مگر میرے والد صاحب انکار کرتے تھے۔ آخر میری والدہ نے احمدیت قبول کرلی۔ مگر والد صاحب کے ڈر سے چندہ کئی سال تک ادا نہ کیا۔ البتہ چندہ مسجد لنڈن میں تھوڑا سا حصہ لیا۔ جب والد صاحب کی پنشن ہو گئی۔ تو مجبوراً انہیں شہر میں سکونت اختیار کرنی پڑی۔ قدرت خدا کی جس محلہ میں مکان لیا۔ اسی محلہ میں غلام محمد صاحب خادم بھی رہا کرتے تھے۔ جو جماعت احمدیہ جموں کے سرگرم ممبر ہیں۔ والد صاحب نے ان کی صحبت میں رہنے کے بعد احمدیت قبول کرکے بیعت کا خط لکھدیا۔ لیکن مجھ کو ابھی اہنت سے شکوک تھے۔

ایک شخص مسمی عبدالمجید درزی بازار اپر لامیں درزی کی دکان کیا کرتا تھا۔ اس سے میری اچھی واقفیت تھی۔ وہ ہمیشہ احمدیت کی مخالفت کرتا۔ اس کی اس مخالفت نے مجھ پر یہ اثر کیا۔ کہ مجھے حضرت مرزا صاحب کی کتب دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ جوں جوں میں کتب کا مطالعہ کرتا۔ شوق دن بدن بڑھتا جاتا۔ آخر حضور کی خدمت میں میں نے بیعت کا پوسٹ کارڈ ارسال کر دیا۔

میں عبدالمجید صاحب درزی بازار اپر لا جموں کا اس لحاظ سے شکر گزار ہوں۔ کہ انہوں نے مخالفت کرکے مجھے جستجوئے حق کی طرف مائل کر دیا۔ اور آخر میں نے احمدیت کو کھلم کھلا قبول کرلیا۔ میری دعا ہے۔ کہ خدا اس شخص کو بھی سیدھے راستہ پر لائے۔

خاکسار:۔ مشتاق احمد ولد ڈاکٹر احمد بخش صوبیدار پنشنر محلہ پنجانا ریاست جموں

جامعہ احمدیہ کے تبلیغی وفد کی رپورٹ

جامعہ احمدیہ کے تبلیغی وفد کے متعلق ایک تار آمدہ از جالندھر پہلے شائع کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد جو اطلاعات موصول ہوئیں وہ درج ذیل ہیں۔

جالندھر چھاؤنی میں مولوی صالح محمد صاحب اور مولوی محمد سلیم صاحب نے علی الترتیب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کارنامے اور اسلام عالمگیر مذہب ہے کے موضوع پر دلکش تقریریں کیں اور جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ دعا پر ختم ہوا۔ پھر بابو فضل الدین صاحب کی درخواست پر جامعہ احمدیہ کا وفد محلہ قصاباں میں دعا کرنے کے لئے اس جگہ پہنچا جہاں بابو صاحب موصوف نے اپنی گرہ سے ایک قطعہ زمین کا مسجد احمدیہ کیلئے خرید ا ہوا ہے۔ دعا کے بعد بابو صاحب موصوف نے وفد کو الوداع کیا اور گیارہ بجے شب وفد فرودگاہ پر پہنچ گیا۔ ۲۷ نومبر صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک گورنمنٹ ہائی سکول سے ہاکی کا میچ ہوا جس میں جامعہ احمدیہ کی ٹیم تین گول پر جیت گئی۔ وفد گراؤنڈ سے اپنے سامانوں کو لئے ہوئے سٹیشن پر پہنچا۔ احباب جماعت الوداع کیلئے سٹیشن پر آئے۔ وفد جامعہ کا نمونہ خدا کے فضل سے اس وقت تک ہر لحاظ سے قابل رشک ہے۔ شہر کے جس حصہ سے یہ وفد گزرتا ہے تمام لوگ نہایت شوق سے اس کی غرض و

قادیان میں سکنی زمین خریدنے کا موقعہ

جلسہ کی رعایت سے فائدہ اٹھائیے

اس وقت محلہ دارالبرکات بمقابل ریلوے سٹیشن اور محلہ دارالرحمت قادیان میں اور نیز پرانی آبادی کے اندر عمدہ قطعات اراضی قابل فروخت موجود ہیں۔ حسب دستور جلسہ کے ایام میں قیمت میں رعایت دیجائیگی خواہشمند احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر اپنی پسند کے قطعات خرید سکتے ہیں۔ قادیان کی آبادی خدا کے فضل سے بڑی سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے اور لازماً کچھ عرصہ کے بعد موجودہ قیمتیں نہیں رہینگی اس لئے مستطیع احباب کو موجودہ موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ بعض شرائط کے ماتحت غیر مستطیع احباب قسطوں میں بھی قیمت ادا کر سکتے ہیں۔ فقط۔ والسلام:۔ خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

اشتہاری دنیا

چونکہ بعض نااہلوں کی طفیل اپنا اعتبار کھو چکی ہے۔ اس لئے آج ہم آپ کی تسلی کے لئے

اکسیر تسہیل ولادت

کے متعلق بے شمار آراء میں سے چند احباب کی آراء پیش کرتے ہیں۔

اکسیر تسہیل ولادت

آپ سے ایک دفعہ پہلے منگوا چکا ہوں۔ جو نہایت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو شیشیاں بذریعہ وی پی اور بھیج کر مشکور فرمائیں۔ شیخ رحیم بخش امرتسر

اکسیر تسہیل ولادت

نے ایسا جادو اثر کام کیا۔ کہ اگر مسیحا کے نام سے پکارا جائے۔ تو بجا ہوگا درد وغیرہ کی تمام تکالیف جو ولادت سے پیشتر ہوتی ہیں۔ نہایت آسان ہو گئیں۔ اور خدائے پاک کے فضل سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو گیا۔ اور بعد کی تکالیف بھی بالکل دور ہو گئیں۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے۔ محمد شاہ از لائل پور

اکسیر تسہیل ولادت

کو میں نے پہلی دفعہ گھر میں استعمال کروایا تو بڑا تماشا گرا۔ بے تکلیف بچہ پیدا ہوا۔ حالانکہ پہلا بچہ تھا۔ مگر کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ لیکن دوسری دفعہ وقت آیا تو مجھ سے سستی ہوئی۔ منگوا نہ سکا۔ اور اتنی تکلیف ہوئی۔ کہ ڈاکٹر کو بلوانا پڑا۔ اب پھر آپ سے اکسیر تسہیل ولادت کو منگوا کر استعمال کروایا تو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ منوہر لعل سرگودھا

اکسیر تسہیل ولادت

میں نے گھر میں استعمال کروائی خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوئی۔ عبدالواحد پسرور

اکسیر تسہیل ولادت

یہاں پر چند مستورات نے استعمال کی ہے خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ ایک شیشی میرے گھر کے لئے بھی بہت جلد بھیج دیں۔ ظفر الحق پٹواری

اکسیر تسہیل ولادت

ایک شیشی بہت جلد بھیج دیں۔ ایک بار پہلے بھی منگوائی گئی تھی۔ واقعی آپ کی دوا بہت مفید ہے۔ ڈاکٹر نوازش علی خان چنگا بنگیال

اکسیر تسہیل ولادت

نے خداوند کریم کے فضل و کرم سے کوئی تکلیف نہ ہونے دی۔ اب میرے ایک مہربان افسر کو ضرورت ہے۔ ایک شیشی اور بھیج دیں۔ محمد اکبر لالہ موسیٰ (؟)

اکسیر تسہیل ولادت

نے اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنا خاص اثر دکھلایا۔ کہ میری عزیزہ لڑکی ہر طرح کی تکلیف سے محفوظ رہی حالانکہ قبل ازیں ہر ایک ایسے موقعہ پر عزیزہ کو موت کا سامنا ہوتا رہا ہے۔ اس دفعہ نہ تو قبل از پیدائش اور نہ ہی بعد از پیدائش کسی قسم کی تکلیف محسوس ہوئی۔ الحمد للہ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ محمد عبداللہ از سرگودھا۔ غرض آپ کی تسلی کے لئے بے شمار آراء میں سے چند کے اقتباس آپ کے سامنے رکھ دئے ہیں۔ "اکسیر تسہیل ولادت" واقعی مستورات کے لئے نعمت خداداد ہے جس کے بروقت استعمال سے بفضل خدا بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد ولادت کے جو درد ہوتے ہیں وہ بھی خدا کے فضل سے بالکل نہیں ہوتے آپ یقین رکھیں۔ اور صرف ایک اشتہاری دوائی سمجھ کر اس کے خداداد فائدہ سے محروم نہ رہیں۔ قیمت مع محصول ڈاک اڑھائی روپے

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی لائن سرگودھا

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

تعطیلات کرسمس اور نوروز کے لئے رعایتی ٹکٹ

آئندہ کرسمس اور نوروز کی تعطیلات کے موقع پر واپسی رعایتی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ جو ۱۶ جنوری ۱۹۳۳ء تک کارآمد ہوں گے۔ یہ ٹکٹ ۱۴ دسمبر لغایت ۳۱ دسمبر تک بہ تفصیل ذیل نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشنوں سے جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ سفر ایک طرف ۵۰ میل سے زائد ہو۔ یا ۱۰۱ میل کا رعایتی کرایہ ادا کیا جائے۔

فسٹ اور سیکنڈ کلاس	ایک طرف کا پورا کرایہ اور دوسری طرف کا ½
ڈیوڑھا درجہ	ایک طرف کا پورا کرایہ اور دوسری طرف کا ½
تیسرا درجہ	ایک طرف کا پورا کرایہ اور دوسری طرف کا ¾

چیف کمرشیل مینیجر۔ بحکم ہیڈ کوارٹرس آفس لاہور مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۲ء

اپنے بچوں کو بچائیے!

کس سے؟ اس مصیبت سے جو طالبعلموں کو انگریزی میں کمزور ہونے کی وجہ سے سالانہ امتحان میں ناکام رہ کر اٹھانا پڑتا ہے۔

اور کیسے؟ دیکھئے جناب قاضی اشتیاق احمد صاحب اوورسیر مین پوری کیا فرماتے ہیں: میرے ایک عزیز دوست جو کئی سال سے انٹرنس کے امتحان میں صرف انگریزی میں فیل ہو رہے تھے محض جدید انگلش ٹیچر کی بدولت جس میں بقول شخصے دریا کو کوزے میں بند کر دکھایا گیا ہے پاس ہو گئے۔" محمد یونس صاحب جماعت ہشتم اسلامیہ ہائی سکول پشاور۔ "میں جماعت میں انگریزی گرامر میں بہت ہی کمزور تھا جب سے آپ کی کتاب منگوا کر پڑھی ہے گرامر میں جتنی کمزوری تھی بالکل جاتی رہی۔ واقعی آپ کی کتاب کو ہیروں سے تول کر لیں تب بھی اس کی قیمت واجبی نہ ہوگی"۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

اگر یہ کتاب آپ کے برخوردار یا برخورداری کو انگریزی گرامر اور ترجمہ وغیرہ میں بہت جلد لائق نہ بنا دے تو کل قیمت واپس۔

قمر برادرز (جدید۔ الف) شملہ

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ ہے

قلیل سرمایہ سے چلنے والی فائدہ مند تجارت

فرم ہذا کے کارکن احمدی ہیں

امریکن سیکنڈ ہینڈ مستعمل کوٹوں کی سربند گانٹھیں منگوا کر فروخت کرو۔ موسم سرما ہر جگہ میں چلنے والی تجارت ہے۔ تازہ جہاز کا نرخ پہلے سے بہت کم کر دیا ہے۔ موسم زوروں پر ہے۔ جلد آرڈر دیجئے۔ مردانہ گرم پیسٹر کوٹ بڑا لباس ہر علاقہ میں غیر فاقہ کے پہننے کے قابل عام پسند ۵۰ عدد کی سربند گانٹھ قیمت مع کرایہ ریل درجہ اول ۹۵/- روپیہ درجہ دوم ... خاص بہت اعلیٰ بڑھیا ۱۱۵/- روپیہ مردانہ ہاف کوٹ درجہ اول ۱۰۰ عدد کی سربند گانٹھ ۷۵/- روپیہ

کٹ پیس گرم سرد مختلف اقسام کے کٹ پیس کی چھوٹی نمونہ کی گانٹھیں مالیتی پچاس روپے اور تیس روپیہ۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہئے۔ مفصل لسٹ طلب کرو۔

امریکن کمرشیل کمپنی (گورنمنٹ میں رجسٹری شدہ) بمبئی ۱۱

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انڈین کرسچین ایسوسی ایشن نے بمبئی میں ایک اجلاس منعقد کر کے فیصلہ کیا ہے کہ اتحاد کانفرنس کا جو اجلاس لکھنؤ میں ہونے والا ہے۔ اس میں کوئی عیسائی شامل نہ ہو۔ جو شامل ہوگا۔ وہ اپنی ذمہ داری پر ہوگا۔ اور اس کے فیصلہ جات کی تعمیل ہم پر فرض نہ ہوگی۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے نئی دہلی میں ایک جلسہ کر کے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ جن اسلامی مطالبات کو فرقہ وار اعلان میں پورا نہیں کیا گیا۔ انہیں جلد پورا کیا جائے۔ سندھ کی علیحدگی کا غیر مشروط اعلان کیا جائے۔ اور بنگال میں مسلمانوں کو آئینی اکثریت دی جائے۔

جینیوا سے ۲۶ نومبر کی ایک خبر مظہر ہے کہ چین کی طرف سے اس تجویز کو فوری طور پر قبول کر لیا گیا ہے کہ چین و جاپان کے تنازعہ کو جمعیت اقوام کے ایک خاص اجلاس میں پیش کیا جائے۔ لیکن جاپانی نمائندے اس معاملہ میں پہلے اپنی حکومت سے مشورہ کرینگے

لنڈن سے ۲۶ نومبر کی خبر ہے کہ وزیر ہند اس تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ ضروری تحفظات کے ساتھ صوبجاتی خود اختیاری حکومت فوری طور پر نافذ کر دی جائے اور مرکزی حکومت کو صوبجاتی مجالس وضع آئین کے منتخبہ نمائندوں کے ذریعہ ترتیب دیا جائے۔ انہیں اس تجویز پر یہ اعتراض ہے کہ اگر اسے نافذ کر دیا گیا۔ تو کانگرسی ارکان کو صوبجاتی کونسلوں میں اکثریت حاصل ہو جائیگی۔

مدراس سے ۲۵ نومبر کی خبر ہے کہ خلیج بنگال کے جنوبی حصہ میں سخت طوفان آیا۔ دو دن متواتر آندھی کا زور رہا۔ سمندر میں سخت تلاطم پیدا ہو گیا۔ اور ایک جہاز کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ طوفان میں پھنس کر کہیں تباہ ہو گیا۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۲۹ نومبر کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ جنگ میں جو سپاہی مارے گئے یا ناکارہ ہو گئے ہیں۔ ان کے ورثاء کو یا ان کو پنشن دینے کے متعلق حکومت کی حکمت عملی میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی

گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے اکال تخت امرتسر میں ۲۸ نومبر کو ایک جلسہ کر کے متفقہ طور پر پاس کیا۔ کہ جو سکھ قانون ساز کے سکھ ارکان اور وزراء یکم دسمبر تک اپنے استعفے پنتھ کے سامنے پیش کر دیں۔ ورنہ انہیں تمام پنتھی مجالس سے نکال دیا جائیگا۔

بابا گوربخش سنگھ آف کاماگاٹا مارو نے وزیر ہند پر کلکتہ ہائیکورٹ میں دعویٰ دائر کیا ہے کہ حکومت بنگال نے ۱۹۱۴ء میں ان کے جہاز سے اڑھائی لاکھ روپیہ کا مال ضبط کر لیا تھا۔ جو واپس دلایا جائے۔ وزیر ہند کی طرف سے ایک تحریری بیان پیش کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس جہاز سے صرف لوہے کی ایک تجوری حکومت نے قبضہ میں کی تھی۔ جسے لاوارث مال کے طور پر بعد میں فروخت کر دیا گیا۔ نیز یہ مقدمہ زائد المیعاد ہو چکا ہے۔

والسرائے ہند ۲۶ نومبر کو جامع مسجد دہلی میں آئے اور ان لوگوں کے کیمپ کا معائنہ کیا۔ جو ریاست الور کے مظالم سے تنگ آ کر وہاں سے ترک وطن کر آئے ہیں۔ ہز ایکسیلنسی ان بے چاروں کو سردی کے موسم میں اس طرح میدان میں پڑے ہوئے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ جامع مسجد فنڈ میں آپ نے پانصد روپیہ پیش کیا۔

مردم شماری ۱۹۳۱ء کی رپورٹ حکومت نے شائع کی ہے جس کے رو سے ملک کی کل آبادی ۳۵ کروڑ ۲۸ لاکھ ۳۷ ہزار ۷۷۸ نفوس پر مشتمل ہے ۱۹۲۱ء کے مقابلہ میں ۱۰.۶ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ کام کرنے والوں میں ۶۶.۴ فیصدی زراعت کرتے ہیں۔ ایک ہزار میں سے ۱۵۶ مرد اور ۲۹ عورتوں کو لکھنا پڑھنا آتا ہے۔ اور ہزار میں سے ۲۵ مرد اور ۳ عورتیں انگریزی جانتی ہیں۔ ہندوستان میں ۲۲۵ زبانیں بولی جاتی ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے مغلپورہ کیرج شاپ میں پانچ قلیوں کی بھرتی کے لئے اعلان کیا گیا تھا۔ جس کے لئے تین ہزار امیدوار جمع ہو گئے اور مایوسی کی حالت میں انہوں نے دفتر پر حملہ کر دیا۔ بالآخر پولیس کو بلانا پڑا۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آج کل کیسی خوفناک بے روزگاری ہے۔

چٹاگاؤں کے ایک قریب کے ایک گاؤں میں پولیس نے ایک مکان کا محاصرہ کر لیا۔ جس میں انقلاب پسند بم بنا رہے تھے دو انارکسٹوں نے پولیس کی صفوں کو چیر کر نکل جانے کی کوشش کی۔ لیکن ایک تو گولی سے ہلاک ہو گیا۔ اور دوسرا بھاگ گیا۔ دو انارکسٹ مکان کے اندر سے گرفتار کر لئے گئے۔ اور بہت سا آتشگیر مادہ بھی دستیاب ہوا۔

پٹنہ سے ۲۸ نومبر کی خبر ہے کہ ایک شخص نے ایک بہت بڑی مچھلی خریدی۔ اور جب اس کا پیٹ چاک کیا۔ تو اس میں سے ایک مردہ انسانی بچہ نکلا۔

ملک معظم نے ۲۶ نومبر کو قصر بکنگھم میں گول میز کانفرنس کے مندوبین کا خیر مقدم کیا۔ اور ہر ممبر سے مصافحہ کیا۔ اکثر ممبر یورپین لباس میں تھے۔ لیکن بعض نے ہندوستانی لباس پہنا ہوا تھا۔ مسٹر سیموئیل ہور نے تعارف کرایا۔

آئرلینڈ کے نئے گورنر جنرل مسٹر ڈونیل بکلے مقرر ہوئے ہیں۔ جنہیں ۱۹۱۶ء میں بجرم بغاوت جلا وطنی کی سزا ہوئی تھی آپ نے حسب دستور لندن جا کر ملک معظم کا ہاتھ چومنے اور ان کی وفاداری کا حلف اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔ آپ کو دس ہزار پونڈ سالانہ تنخواہ ملا کریگی۔ جس کا بیشتر حصہ وہ گورنمنٹ کو واپس کیا کرینگے۔

کلکتہ کارپوریشن کے لئے مخلوط انتخاب کا جو فیصلہ بنگال کونسل نے کیا ہے۔ اس کے خلاف پر زور احتجاج کرنے کے لئے اسلامیان کلکتہ کا ایک عظیم الشان جلسہ ۲۷ نومبر کو منعقد ہوا۔ جس میں اس فیصلہ کی پر زور مذمت کی گئی۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۳۰ نومبر کو جب آرڈیننس بل پر بحث شروع ہوئی۔ تو ایک ممبر نے تحریک کی کہ پکٹنگ کو جرم قرار دینے کے لئے اس بل میں جو دفعہ ہے اڑا دی جائے۔ لیکن یہ تجویز نامنظور ہوئی۔ گویا پکٹنگ جرم قرار دیدیا گیا۔

روس کے ایک زبردست سیاستدان وان گریگوری زینوویف کا ۲۹ نومبر کو ماسکو میں انتقال ہو گیا۔

پیرس سے ۲۹ نومبر کی خبر ہے کہ برطانیہ کی طرح حکومت فرانس بھی ایک یادداشت تیار کر رہی ہے جس میں امریکہ سے قرضہ جنگ کی قسط کی ادائیگی میں التوا کے وجوہ پیش کئے جائینگے

بنگال گورنمنٹ نے ضلع میدناپور کے چودہ دیہات پر ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا ہے کیونکہ اس کے خیال میں ان کے باشندوں کی نقل و حرکات قانون کے منافی ہیں۔

یو۔ پی کونسل نے آرڈیننس بل پر بحث ختم کر دی ہے چونکہ ہاؤس کی اکثریت اس بل کے خلاف تھی۔ اس لئے ۳۰ نومبر کو فانس ممبر نے اعلان کر دیا۔ کہ بل کا دائرہ عدم ادائیگی لگان کے سلسلہ میں سرگرمیوں اور ارادوں تک ہی محدود رہیگا۔

ڈاکٹر عالم اپنی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ علاج کی غرض سے ۳۰ نومبر کو کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔

دارالعوام میں ۲۹ نومبر کو تقریر کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ انڈیا ڈیلیگیشن کے متعلق حکومت ہند کو اطلاع دی گئی تھی۔ کہ اسے ضروری مراعات بہم پہونچائی جائیں۔ لیکن وہ اپنے عہد پر قائم نہیں رہا۔ اس نے حکام کی مطلق پرواہ نہیں کی بلکہ کانگرس کے ساتھ مل گیا۔ اس کے ممبر دیانتداری کو بالائے طاق رکھ کر کانگرس کے زیر اثر کام کرتے رہے ہیں۔ اور کانگرس نے اسے اپنا آلہ کار بنا لیا ہے

وزیر ہند نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں ۲۸ نومبر کو ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ گذشتہ ہفتہ ہندوستان کے حالات میں کوئی اصلاح نہیں ہوئی۔ اور اڑیسہ کو علیحدہ صوبہ بنانے کے متعلق

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی